الصلاۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

کنز المدارس کے نصاب میں داخل علم الکلام کے موضوع پر "علامہ تفتازانی علیہ الرحمہ"

کی نایاب کتاب بنام

تفہیمِ

شرح عقائدِ نسفیہ

(آسان اردو میں سوالا جوابا)

تحت الاشراف:

استاذ العلماء علامہ سید محمود شاہ عطاری صاحب

(دامت برکاتہم العالیہ)

الترتیب:

احمد مجاہد عطاری صاحب

(متعلم جامعۃ المدینہ فیضانِ عثمانِ غنی کراچی)

کتاب کا نام: تفہیمِ شرح عقائدِ نسفیہ

تحت الاشراف: استاذ العلماء علامہ سید محمود شاہ عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب: احمد مجاہد عطاری صاحب (03193497417)

کمپوزنگ: سجاد رضا نقشبندی صاحب(03051130696)

حالاتِ ماتن وشارح علیہما الرحمہ

سوال: متن اور شرح کا کیا نام ہے؟

جواب: متن کا نام "عقائدِ نسفیہ" اور شرح کا "شرح عقائدِ نسفیہ" ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمہ کے حالات مختصرا تحریر کریں۔

جواب: مصنف علیہ الرحمہ کا نام عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل ہے، کنیت ابو البرکات و ابوالحفص ہے اور لقب "النسفی" ہے۔ آپ علیہ الرحمہ 1067ء میں پیدا ہوئی اور 1142ء میں ہجرت الی اللہ فرمائی، آپ کی عمر مبارک تقریبا 75 سال رہی۔ آپ نے بہت سی کتب تالیف کی جن میں سے "تفسیرِنسفی"، "اصولِ کرخی" اور "عقائدِ نَسفی" زیادہ مشہور ہیں۔

سوال: شارح علیہ الرحمہ کے حالاتِ زندگی بیان کریں۔

جواب: آپ علیہ الرحمہ کا نام مسعود بن عمر بن عبد اللہ ہے، آپ کا لقب سعد الدین اور نسبت تفتازانی ہے، آپ بڑے علامہ ہونے کے ساتھ ساتھ علم الصرف، علم النحو، علم المعانی، علم البیان، علم اصولِ فقہ اور علم المنطق وغیرہ کے بڑے عالم بھی تھے، آپ امام شافعی علیہ الرحمہ کے مقلد تھے۔

پیدائش: آپ کی پیدائش خراساں کے شہر تفتازان میں ہوئی۔

تعلیم: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی اور اعلی تعلیم علامہ عضد الدین اور علامہ قطب الدین علیہما الرحمہ سے حاصل کی۔

تصانیف: ایک قول کے مطابق آپ علیہ الرحمہ کی تصنیفات آپ کی عمر کے سالوں سے زیادہ ہے جن میں سے

(1) تلویح المفتاح،

(2) تہذیب المنطق والکلام،

(3)شرح المقاصد،

(4)مختصر المعانی،

(5)تلویح علی التنقیح،

(6)الارشاد فی النحو،

اور(7)شرح عقائدِ نسفیہ۔

اساتذہ: علام عضد الدین اور علامہ قطب الدین علیہما الرحمہ

وفات: آپ علیہ الرحمہ کی وفات کے بارے میں چار اقوال ہیں:

(1) 791ھ (2)792ھ (3)860ھ (4)903ھ

علم الکلام

علم الکلام کی تعریف؛ بندہ کا اس بات پر قادر ہو جانا کہ وہ عقاید دینیہ کو دلائل کے ساتھ ثابت کرے اور عقائد دینیہ سے شبہات کو دفع کرے.

علم الکلام کی اقسام:

علم الکلام کی 02 قسمیں ہیں؛

(01) کلام القدماء: ایسا کلام جس میں عقائد دینیہ کو ادلہ عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کرنا اس میں فلسفہ کے رد میں پڑے بغیر۔

(02) کلام المتأخرین: ایسا کلام جس میں عقائد دینیہ کو ادلہ عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کرنا فلسفہ کے رد کے ساتھ۔

علم الکلام کی غرض و غایت؛

اس میں چند باتیں ملاحظہ ہوں:

(01) ان امور سے قوت نظری حاصل ہوتی ہے۔

(02) اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے۔

(03) قوائد دینیہ کو حفظ کرنا آسان ہوتا ہے۔

(04) اعمال میں اخلاص کی نیت حاصل ہوتی ہے۔

علم الکلام کا موضوع؛

(01) جمہور کے نزدیک: علم کلام کا اس حیثیت سے معلوم ہونا کہ وہ عقائد دینیہ کو ثابت کرے.

(02) قاضی ارموی: علم کلام کا موضوع اللہ پاک کی ذات ہے.

(03) امام غزالی: اس اطلاق پر موجود ہونا کہ وہ عقائد دینیہ کو ثابت کرے۔

سوال 01: احکام شرعیہ کی اقسام بیان کریں؟

جواب: احکام شرعیہ کی 02 قسمیں ہیں:

(01) شرعیہ و عملیہ: وہ احکام جن کا تعلق عمل کی کیفیت کے ساتھ ہوتا ہے.

اس قسم کو علم الشرائع والاحکام بھی کہا جاتا ہے.

(02) اصلیہ و اعتقادیہ: وہ احکام جن کا تعلق اعتقاد کے ساتھ ہوتا ہے، اس قسم کو علم التوحید و الصفات بھی کہا جاتا ہے.

سوال 02: احکام شرعیہ کی اقسام بنانا بدعت ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام اور تابعین کرام کے دور میں نہیں تھی؟

جواب: احکام شرعیہ کی اقسام بنانا بدعت نہیں ہے اور یہ اقسام صحابہ کے دور میں نہیں تھی اس کی چند وجوہات ہیں

01 صحابہ کے عقائد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت بلکل درست تھے ان میں کسی قسم کا کوئی غلط عقیدہ نہ تھا.

02 صحابہ کا زمانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے متصل تھا.

03 صحابہ کے زمانہ میں مسائل اور اختلافات بہت کم ہوا کرتے تھے.

04 صحابہ میں اگر اختلاف ہوتا تو وہ ثقہ صحابہ کی جانب رجوع کرتے تھے.

05 صحابہ علمین (حکم فرعیہ و اصلیہ) سے مستغنی ہوا کرتے تھے.

لیکن صحابہ کرام زمانہ کے بعد مسلمانوں کے مابین فتنہ پیدا ہونا شروع ہوگئے، آئمہ دین میں بغاوت کرنے والے شامل ہوگئے، بدعات پیدا ہونا شروع ہوگئیں تو علماء کے پاس اہم مسائل میں لوگ آنا شروع ہوگئے تو علماء نے نظر و فکر و استدلالات کرنا شروع ہوگئے، قوائد و اصولوں کو ترتیب دی گئی، ابواب و فصول کو مرتب کیا گیا، کثیر مسائل کو دلائل کے ساتھ لکھا گیا، اصطلاحات

کو متعین کیا گیا مذاہب کو واضح کیا گیا ان وجوہات کی بناء پر احکام شرعیہ کی اقسام کو متعین کیا گیا ہے۔

سوال 03: فقہ، اصول فقہ، کلام کی تعریف کو زیرِ قلم کے کر آئیں؟

جواب: فقہ کی تعریف: احکام عملیہ کو تفصیلی دلائل سے جاننا فقہ کہلاتا ہے.

اصول فقہ کی تعریف: احوالِ ادلہ کو اجمالاً افادۂ احکام میں جاننا اصول فقہ کہلاتا ہے.

کلام کی تعریف: عقائد کو تفصیلی دلائل سے جاننا کلام کہلاتا ہے.

سوال 04: علم کلام کو کلم کلام کہنے کی وجوہات بیان کریں؟

جواب: علم کلام کو علم کلام کہنے کی 08 وجوہات ہیں.

01 علمائے متقدمین متکلمین جب کسی عقیدہ پر کلام کرتے ہیں تو وہ ہر بات میں (الکلام فی کذا وکذا) استعمال کرتے ہیں.

02 کلام اللہ پہ کی جانے والی ابحاث مشہور تھی اور یہ ابحاث اختلاف و نزع پر مشتمل تھی یہاں تک کہ بعض بنو عباسیہ کے معتزلی ظالم حکمرانوں نے اھل حق کو اس وجہ سے قتل کر دیا کہ اھل حق خلق قرآن کے قائل نہیں تھے.

03 علم کلام مخالف پر خصوم کو لازم کرنے اور شرعیات کو ثابت کرنے میں انسان کو کلام کرنے پہ قدرت پیدا کرتا ہے جیسے: فلاسفہ کیلیے منطق.

04 کلام کے ذریعے سب سے پہلے تعلیم و تعلم واجب ہوتا ہے.

05 علم کلام جانبین سے بحث و مباحثہ کے بعد ثابت ہوتا ہے.

06 علم الکلام کے دلائل تمام علوم کے دلائل میں سب سے زیادہ قوی ہوتے ہیں.

07 علم کلام میں تمام علوم کی بنسبت زیادہ اختلاف ہوتا ہے.

08 علم الکلام کی بنیاد ان دلائل قطعیہ پر ہے جن میں اکثر دلائل کو دلائل نقلیہ کی تائید حاصل ہے

سوال 05: علم الکلام کا اطلاق بقیہ علوم پر کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: علم کلام اور بقیہ علوم کے مابین فرق اور تمیز کو بر قرار رکھنے کیلیے علم الکلام کا نام دوسرے علوم پر جاری نہیں کیا جاتا۔

سوال 06: علم الکلام کی تاثیر کو بیان کریں؟

جواب: علم الکلام بقیہ تمام علوم کی بنسبت قلب میں زیادہ تاثیر رکھتا ہے اور تمام علوم میں فوقیت رکھتا ہے۔

سوال 07: کلام کا مشتق منہ بیان کریں؟

جواب: کلام کا مشتق منہ کَلِمٌ ہے اور کلم کے معنی زخم کے ہیں۔

<u>مذکورہ تمام بیان کلام قدماء ہے، اب ہم کلام متأخرین ذکر کریں گے:</u>

سوال 08: علم الکلام کے اکثر مسائل میں کس گروہ نے اختلاف کیا ہے؟

جواب: علم الکلام کے اکثر مسائل میں خصوصاً معتزلہ نے اختلاف کیا ہے کیونکہ سب سے پہلے معتزلہ ہی نے اہل سنت کے عقائد کے خلاف قوائد قائم کئے۔

سوال 09: معتزلیوں کا سردار کون تھا نیز یہ بھی بتائیں کہ معتزلہ کو معتزلہ کہنے کی وجہ بیان کریں؟

جواب: معتزلیوں کا سردار واصل بن عطاء تھا اور معتزلہ کو معتزلہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ واصل بن عطاء امام حسن بصری کی مجلس میں آیا تو آپ کی مجلس میں کبیرہ گناہ کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی تو واصل بن عطاء نے کہا کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہی کافر ہے اور نہ ہی مسلمان ہے اور اس نے کفر اور اسلام کے مابین ایک اور مذہب قائم کر دیا تو امام حسن بصری نے فرمایا کہ "تو ہم سے جدا ہو جا" تو اسی وجہ سے واصل بن عطاء کو معتزلہ اور اس کے ماننے والوں کو معتزلی کہا جاتا ہے

سوال 10: معتزلیوں کا دوسرا نام بیان کریں؟

جواب: معتزلیوں کا دوسرا نام (اصحاب العدل و التوحید) ہے ان کا یہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ

معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ وہ نیکی کرنے والے کو ثواب اور گناہ گار کو سزا دے اور یہ اللہ پاک کی صفات قدیمہ کی بھی نفی کرتے ہیں۔

سوال 11: شیخ ابو الحسن اشعری اور ابو علی جبائی کے مابین ہونے والے مکالمہ کو بیان کریں؟

جواب: شیخ ابو الحسن اشعری نے ابو علی جبائی سے کہا کہ آپ ان 03 فوت شدہ بھائیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو جن میں ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گناہ گار تھا اور تیسرا نابالغ تھا تو ابو علی جبائی نے کہا کہ پہلے شخص کو جنت میں داخل کر کے ثواب دیا جائے گا اور دوسرے شخص کو جہنم میں داخل کر کے عذاب دیا جائے گا اور تیسرے کو نہ ثواب دیا جائے گا اور نہ ہی عذاب دیا جائے گا تو ابو الحسن اشعری نے کہا کہ اگر تیسرا اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے کہ الٰہی تو نے مجھے حالت صغر میں موت کیوں دی تو مجھے لمبی عمر دیتا میں تجھ پر ایمان لاتا اور تیری عبادت کرتا تاکہ میں جنت میں داخل کیا جاؤ تو رب کیا فرمائے گا تو ابو علی جبائی نے کہا رب فرمائے گا کہ میں تجھ سے زیادہ علم والا ہوں کہ اگر تو بڑا ہوتا تو تو نافرمانی کرتا اور میں تجھے جہنم میں داخل کر دیتا تو تیرے زیادہ درست یہی تھا کہ تجھے بچپن میں ہی

عت دے دی جائے تو ابو الحسن اشعری نے کہا کہ اگر دوسرا شخص کہے کہ الٰہی تو نے مجھے حالت صغر میں موت کیوں نہ دی تاکہ میں تیری نافرمانی نہیں کرتا اور نہ ہی میں جہنم میں داخل کیا جاتا تو رب کیا فرمائے گا یہ سن کر ابو علی جبائی خاموش ہو گیا اور معتزلہ مذہب کو چھوڑ کر اشعری مذہب کو اختیار کر لیا.

سوال 12: براہین کی وضاحت کریں؟

جواب: براھین برھان کی جمع ہے اور برھان ایسی واضح دلیل کو کہتے ہیں جو حق و باطل میں فرق کرنے والی ہو.

سوال 13: علم الکلام اگر اشرف العلوم ہے تو اسلاف نے اس میں طعن کیوں کیا ہے؟

جواب: اسلاف نے طعن دین میں تعصب کرنے والوں کیلیے کیا ہے۔

سوال 14: اہل حق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اھل حق فرماتے ہیں حکم وہ ہے جو واقع کے مطابق ہو.

سوال 15: حکم کا اطلاق کس پر ہوتا ہے؟

جواب: حکم کا اطلاق اقوال، عقائد، ادیان، اور مذاہب پر ہوتا ہے اور یہ باطل کے مقابلے میں آتا ہے۔

سوال 16: صدق کی تعریف ذکر کریں؟

جواب: یہ بطور خاص اقوال میں شائع ہوتا ہے اور یہ کذب کے مقابلے میں آتا ہے.

سوال 17: حق اور صدق کے مابین نسبت بیان کریں؟

جواب: حق اور صدق کے مابین عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے اور حق صدق سے زیادہ عام ہے۔

سوال 18: معنی حکم صدق اور معنی حکم کے مابین فرق بیان کریں؟

جواب: حق اور صدق کے مابین فرق یہ ہے کہ حق میں واقع کی جانب سے مطابقت کا اعتبار کیا جاتا ہے جبکہ صدق میں حکم کی جانب سے مطابقت کا اعتبار کیا جاتا ہے.

سوال 19: اصل کے اعتبار سے شئ کی حقیقت کی تعریف کریں؟

جواب: مابه الشئ هوهو۔

مثال: انسان کیلیے حیوان ناطق کا ہونا یہ ایسی حقیقت ہے کہ جس کے بغیر انسان کا پایا جانا ممکن نہیں ہے.

لیکن ضاحک و کاتب حقیقت و ماہیت کی مثال نہیں بن سکتے کیونکہ انسان کا کاتب اور ضاحک کے بغیر پایا جانا ممکن ہے۔

سوال20: حقیقۃ الشیٔ سے مراد کیا ہے؟

جواب: حقیقۃ الشیٔ سے مراد عین شیٔ ہے۔

سوال 21: مصنف نے حقائق الاشیاء ثابتۃ کیوں کہا ہے حقائق الاشیاء کیوں نہیں کہا؟

جواب: مصنف نے حقائق الاشیاء ثابتۃ اس لئے کہا ہے تاکہ عندیہ کے مذہب منافی ہو کیونکہ ان کے نزدیک اشیاء کی حقیقتیں تو ہیں لیکن ثابت نہیں ہیں.

سوال22: شیٔ کا حقیقت و شخصی ہونے کے اعتبار سے وضاحت کریں؟

جواب: شیٔ اپنے تحقق کے اعتبار سے حقیقت ہے اور اپنی شخصی کے اعتبار سے ماھیت ہے.

سوال23: شیٔ کے وجود کے اعتبار سے ماتریدیہ کا مؤقف بیان کریں؟

جواب: ماتریدیہ کے نزدیک شیٔ کا ایک وجود ہے.

سوال24: شیٔ کا اطلاق کس کس پر ہوتا ہے؟

جواب: شیٔ کا اطلاق ثبوت، تحقق، وجود، کون پر ہوتا ہے اور ان کا معنی بدیہی تصور کے ہیں.

سوال 25: "فان قیل ؛ فالحکم بثبوت حقائق الاشیاء یکون لغوا,, اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: صاحب شرح عقائد نسفیہ اس عبارت سے ایک اعتراض بیان کر رہے ہیں.

اعتراض؛ جب حقیقت و ماہیت کے مابین اعتباری فرق کیا ہے تو حقیقت کا معنی متحقق ہے اور شیٔ کا معنی وجود ہے اور حقائق الاشیاء کا معنی ثابتات کے ہیں تو اس صورت میں مزید ثابتۃ لے کر آنا لغو ہو گا اور یہ ایسے ہی ہو گا جیسے الامور الثابتۃ ثابتۃ، تو جس طرح الامور الثابتۃ ثابتۃ کہنا لغو ہے اسی طرح حقائق الاشیاء ثابتۃ کہنا بھی لغو ہو گا؟

جواب: حقائق الاشیاء ثابتۃ کہنا لغو نہیں ہے کیونکہ حقائق الاشیاء میں ثبوت کا مفہوم اعتقادی ہے اور ثابتۃ میں ثبوت کا حکم نفس الامر کے اعتبار سے ہے.

سوال 26: انا اَبو النجم و شعری شعری اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: اس عبارت سے اعتراض کیا جارہا ہے کہ مذکورہ عبارت بھی نفس الامر کے اعتبار سے ہے وہاں آپ یہ حکم کیوں نہیں لگاتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ شعر باطل ہے کیونکہ یہاں اشد حاجت اور غیر متبادر الی الذہن ہے جبکہ ہماری عبارت میں کسی قسم کی کوئی حاجت نہیں ہے اور وہ متبادر الی الذہن ہے۔

سوال 27: کیا ایک شیٔ کے مختلف اعتبارات ہوسکتے ہیں؟

جواب: ایک شیٔ کے مختلف اعتبارات ہوسکتے ہیں اور ان پر کسی شیٔ کا حکم بعض اعتبارات کی طرف نظر کرتے ہوئے لگاتے ہیں

مثال: جب انسان کو جسم کی حیثیت سے دیکھا جائے تو اس پر حیوانیت کا حکم لگایا جائے گا اور جب انسان کو حیوان ناطق کی حیثیت سے دیکھا جائے تو اس پر مطلقاً حیوانیت کا حکم لگانا لغو ہوگا۔

سوال 28: والعلم بھا متحقق کی تفصیلاً وضاحت کریں؟

جواب: حقائق الاشیاء سے ثابت ہونے والا علم متحقق ہوتا ہے۔

والعلم بھا میں بھا کی ضمیر کا مرجع حقائق ہے اور حقائق پر الف لام استغراقی ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی ایک کیلیے بھی تمام حقائق کے علم کا ہونا ممکن نہیں ہے۔

شارح: مذکورہ کلام کی نفی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ الف لام استغراقی نہیں بلکہ جنسی ہے اور یہاں مراد علم کا قطعی طور پر ثابت ہونا ہے، تمام حقائق کا علم مراد نہیں ہے کیونکہ الف لام جنسی مراد لینے کی صورت میں سوفسطائیہ کا رد کیا جائے گا۔

سوال 29: سوفسطائیہ کون ہیں اور ان کے عقائد واضح کریں؟

جواب: سوفسطائیہ ایک گروہ ہے جو 03 مذاہب کی طرف تقسیم ہوتا ہے

(01) یہ وہ گروہ ہے جو اشیاء کی حقائق کا مطلقاً انکار کرتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ حقائق

الاشیاء وہم ہے اور باطل خیالات ہیں ان کو عنادیہّ کہتے ہیں اور عنادیہ کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ حق کا سرے سے انکار کرتے ہیں.

(02) یہ وہ گروہ ہے جو حقائق الاشیاء کے ثابت ہونے انکار کرتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ حقائق الاشیاء اعتقاد کے تابع ہے اس طرح کہ یہ جوھر کو جوھر، عرض کو عرض، قدیم کو قدیم اور حادث کو حادث کہتے ہیں اور ان کو عندیہّ کہا جاتا ہے.

(03) یہ وہ گروہ ہے جو اشیاء کے ثبوت اور عدم ثبوت کے علم کا انکار کرتے ہیں اور یہ گروہ ثبوت اور عدم ثبوت دونوں میں شک کرتے ہیں اور ان کو لاادریہّ کہا جاتا ہے.

سوال30: من ینکر العلم بثبوت شیء ولاثبوتہ ویزعم انہ شاکّ اس عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب: اس عبارت سے مصنف ایک اعتراض وجواب کی جانب اشارہ کررہے ہیں.

اعتراض؛ جب لاادریہّ ہر بات میں شک کرتے ہیں تو شک بھی تصور کی ایک قسم ہے اور تصور علم کی قسم ہے تو گویا وہ ہر معاملے میں علم کا اظہار کرتے ہیں؟

جواب؛ یہ گروہ شک میں بھی شک کرتا ہے تو ان کے نزدیک شک بھی ثابت نہ ہوا تو جب شک ثابت نہ ہوا تو تصور بھی نہ پایا گیا اور جب تصور نہ پایا گیا تو علم بھی نہ پایا گیا تو لھذا ثابت ہوا کہ یہ ہر معاملے میں علم کا اظہار نہیں کرتے۔

سوال 31: مصنف نے سوفسطائیہ کارد کس طرح کیا ہے

جواب: مصنف نے سوفسطائیہ کارد اپنی مختصر عبارت (حقائق الاشیاء ثابتۃ والعلم بھا متحقق) سے کیا ہے۔

سوال32: ماتریدیہ کے نزدیک اشیاء کے حقائق ثابت ہیں اس دعویٰ پر دلیل ذکر کریں؟

جواب: اشیاء کے حقائق ثابت ہونے پر دلیل:

مصنف نے 02اعتبار سے دلیل کو ذکر کیا ہے: 01دلیل تحقیقی 02دلیل الزامی

(01)دلیل تحقیقی: ہم بعض اشیاء کے ثبوت کا یقین مشاہدہ سے کرتے ہیں جیسے زمین آسمان وغیرہ اور ثبوت کا آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کی وجہ سے یہ یقین کرتے ہیں کہ اشیاء کا ثبوت ہے اور بعض اشیاء کے ثبوت کا یقین مشاہدہ سے نہیں بلکہ دلیل سے کرتے ہیں جیسے ذات باری تعالیٰ کے واجب الوجود ہونے کا یقین مشاہدہ سے نہیں بلکہ دلیل سے یقین کرتے ہیں.

(02)دلیل الزامی: ہم سوفسطائیہ سے پوچھتے ہیں کہ آپ اشیاء کی نفی کا دعویٰ کرتے ہیں تو کیا اس پر کوئی دلیل موجود ہے یا نہیں اگر دلیل موجود نہیں تو ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا اور اگر دلیل موجود ہے تو یہ بھی ایک حقیقت ہے تو جب ایک حقیقت ثابت ہو گئی تو پھر سالبہ کلیہ کے ساتھ اشیاء کے حقائق کی نفی کا دعویٰ کرنا درست نہیں ہوا کیونکہ سالبہ کلیہ کی تردید کیلیے موجبہ جزئیہ ہی کافی ہوتا ہے.

نوٹ: دلیل الزامی کا تعلق صرف عنادیہّ کے ساتھ ہے۔

سوال 33: سوفسطائیہ کے گروہ لاادریہّ کے ان کے مذہب پر دلیل بیان کریں؟

جواب: لاادریہّ کی دلیل یہ ہے کہ ضروریات 02 طرح کے ہوتے ہیں ان میں کچھ حسیات پر مبنی ہوتے ہیں اور حس میں کثیر غلطیاں واقع ہوتی ہیں جیسے بھینگا شخص وہ واحد کو 2 گمان کرتا ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا اسی طرح صاحب بخار وہ میٹھے کو کڑوا گمان کرتا ہے.

ضروریات میں سے کچھ بدیھیات ہوتے ہیں اور بدیھیات میں بہت زیادہ اختلاف واقع ہوتا ہے اور کبھی کبھی ایسے شبھات واقع ہوتے ہیں جن کو حل کرنے کیلیے دقیق نظر کی ضرورت ہوتی ہے . نظریات ضروریات کی دعوت ہوتی ہے تو ضروریات میں فساد کا واقع ہونا نظریات میں فساد واقع ہونے کو مستلزم ہے اسی بناء پر بڑے بڑے عقلاء کا اختلاف واقع ہوتا ہے۔

سوال 34: سوفسطائیہ کے گروہ لاادریہّ کا رد زیرِ قلم لے کر آئیں؟

جواب: سوفسطائیہ کے گروہ لاادریہ کا یہ کہنا کہ حس میں کثیر غلطی واقع ہوتی ہے یہ جملہ درست نہیں ہے کیونکہ بعض اسباب کی وجہ سے اس کے حواس کا بعض چیزوں کے ادراک میں غلطی کرنا دوسرے بعض لوگوں کے غلطی کرنے کے منافی نہیں ہے کہ ہو سکتا ہے دوسرے شخص میں غلطی کا وہ سبب نہ ہو۔

سوال 35: لاادریہ نے کہا کہ بدیھیات میں کثیر اختلاف واقع ہوتا ہے اس قول کا مصنف نے کیا جواب دیا؟

جواب: بدیھیات میں اختلاف 02 وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے:

(01) ایک قضیہ نفس الامر میں بدیھی ہوتا ہے لیکن دوسرے شخص پر اس قضیہ کے صحیح معنٰی مخفی ہوتے ہیں جس کی بناء وہ اعتراض و اختلاف کرتا ہے اگر اس شخص کو صحیح معنٰی کا علم ہو جائے تو وہ اختلاف ہی نہیں کرے گا۔

(02) ایک بدیھی قضیہ میں اختلاف عدم الفت و عدم لگاؤ کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ایک مذہب والا دوسرے مذہب والے سے اختلاف کرتا ہے کیونکہ وہ اس مذہب سے مانوس نہیں ہوتا اگر وہ اس مذہب کو اختیار کرلیتا ہے وہ اختلاف نہیں کرتا.

المختصر یہ کہ اختلاف تصور میں خفاء اور عدم الفت کی وجہ سے ہوتا ہے تو لھذا آپ کا یہ قول درست نہیں کہ بدیھی مفیدِ علم نہیں ہوتا۔

سوال 36: نظریات میں اختلافات کی وجہ بیان کریں؟

جواب: نظریات میں اختلاف نظر کرنے والوں میں سے بعض کی نظر میں فساد واقع ہوتا ہے اس فساد کی وجہ سے نظریات میں اختلاف واقع ہوتا ہے اور بعض نظریات میں اختلاف کا واقع ہونا تمام نظریات میں فساد کی دلیل نہیں بن سکتا۔

سوال 37: لاادریہ کے تمام مسائل کا حل کیا ہے؟

جواب: لاادریّہ کے ساتھ مناظرہ کرنا بھی مشکل ہے کیونکہ یہ گروہ کسی بھی معلوم ومعدوم کا اقرار نہیں کرتا اس کا حل یہی ہے کہ ایک کافی بڑی آگ بھڑکائی جائے اور ان کو اس میں ڈال دیا جائے اور پھر پوچھا جائے کہ آگ میں حرارت یا نہیں اب یا تو وہ اعتراف کرلیں گے یا پھر آگ میں جل کر بھسم ہو جائیں گے۔

سوال38: لفظِ سوفسطائیہ کی تحقیق کریں؟

جواب: سوفسطائیہ کے سین کو فتح وضمہ دونوں کے ساتھ پڑھنا جائز ہے یہ یونانی زبان کا لفظ ہے اور یہ سوف اور اسطا سے مرکب ہے سوف کے معنیٰ علم ع حکمت کے ہیں جبکہ اسطا کے معنیٰ مزین اور غلط کے ہیں۔

سوال39: علم کی تعریف بیان کریں؟

جواب: علم کی تعریف: علم ایسی صفت ہے جس کے ذریعے مذکور شئ اس شخص کو منکشف ہو جاتی ہے جس کیساتھ یہ صفت قائم ہے.

مصنف میں تعریف میں المذکور کا لفظ استعمال کیا ہے اور اس سے ثابت یہ کیا ہے کہ یہاں معلوم و معدوم دونوں مراد ہیں۔

سوال40: فیشمل ادراک الحواس وادراک العقل اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: یہاں سے مصنف علم کی تعریف کا انتہائی جامع مانع ہونا بیان کررہے ہیں کہ تعریف ادراک حواس وادراک عقل دونوں کو شامل ہے۔

سوال41: اشاعرہ کے نزدیک علم کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اشاعرہ کے نزدیک علم کی تعریف: علم ایک ایسی صفت ہے جو ذہن کے اندر شئ کے ایسے امتیاز کا فائدہ دے جس میں نقیض کا احتمال نہ ہو۔

سوال42: اسباب العلم کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: اسباب العلم 03ہیں(01)حواس سلیمہ(02)خبر صادق(03)عقل

سوال 43: اسباب العلم کس کیلیے ہیں؟

جواب: اسباب العلم مخلوق کیلیے ہیں:

سوال 44: حواس سلیمہ میں کون سے حواس مراد ہیں نیز مصنف نے سلیمہ کی قید کیوں لگائی ہے؟

جواب: حواس سلیمہ سے حواس ظاہری مراد ہیں حواس باطنہ مراد نہیں ہے اور مصنف نے سلیمہ کی قید سے ایک اعتراض وجواب کی طرف اشارہ کیاہے

اعتراض: آپ کا حواس سلیمہ کو اسباب العلم میں شمار درست نہیں ہے کیونکہ حواس کبھی بھی صحیح علم نہیں دیتا جیسے بھینگا ایک کو دو گمان کرتا ہے؟

جواب: حواس سے مراد حواس سلیمہ ہے اور حواس سلیمہ صحیح علم دیتے ہیں۔

سوال 45: اسباب العلم کی وجہ حصر بیان کریں؟

جواب: وجہ حصر: سبب یاتو مدرک سے خارج ہو گا یا خارج نہیں ہو گا اگر سبب مدرک سے خارج ہو تو وہ خبر صادق ہو گا اگر سبب مدرک سے خارج نہ ہو تو دو حال سے خالی نہیں ہو گا آلہ مدرک ہو گا یا مدرک نہیں ہو گا اگر آلہ مدرک ہو تو عقل اور اگر آلہ مدرک نہ ہو تو حواس ہو گا۔

سوال 46: فان قیل؛ السبب المؤثر فی العلوم کلھا ھو اللہ تعالی لأنھا بخلقه الخ اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: صاحب شرح عقائد اس عبارت سے ایک اعتراض وجواب کی طرف اشارہ کررہے ہیں.

اعتراض: آپ نے اسباب العلم کہاہے تو آپ کی سبب سے کونسا سبب مراد ہے اگر سبب مؤثر مراد لیں تو یہ درست نہیں کیونکہ سبب مؤثر فقط اللہ پاک ہے اگر سبب ظاھری مراد لیں تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ سبب ظاھری صرف عقل ہے اگر سبب مفضی فی الجملہ مراد لیں تو یہ بھی

درست نہیں کیونکہ سبب مفضی فی الجملہ میں فقط 03 ہی سبب مراد نہیں ہے بلکہ 05 اسباب مراد ہیں تو لھذا جب کوئی بھی سبب مراد لینا درست نہیں تو آپ کا اسباب العلم کہنا درست نہیں ہے ؟

جواب: ہماری مراد مفضی فی الجملہ ہے اور آپ نے مفضی فی الجملہ میں 03 سے زائد اسباب جو مراد لیے ہیں وہ فلاسفہ کے نزدیک ہیں جبکہ متکلمین کے نزدیک صرف 03 ہی اسباب ہیں وہ اس طرح کہ جب متکلمین نے دیکھا کہ معلومات دینیہ حاصل کرنے کا ذریعہ خبر صادق ہے تو اس کو سبب بنادیا، جب متکلمین نے دیکھا کہ کئی علوم حاصل کرنے کا ذریعہ حواس بھی ہے تو مصنف نے اس کو سبب بنادیا اور جب مصنف نے دیکھا کہ علم حاصل کرنے کا ذریعہ عقل بھی ہے تو اس کو بھی علم شمار کردیا لیکن حدس، تجربہ، ترتیبات مقدمات یہ عقل میں شمار کیے جائیں گے۔

سوال 47: وجدان، حدس، تجربہ، نظر عقل کی تعریف ذکر کریں؟

جواب : وجدان کی تعریف : وہ قوت باطنہ جس کی وجہ سے کیفیات غیر محسوسہ کا ادراک کیا جاتا ہے.

حدس کی تعریف: وہ قوت باطنہ جس کی وجہ سے ذہن تیزی سے مطلوب تک پہنچ جائے.

تجربہ کی تعریف: کسی سبب سے مسبب کئی بار مرتب ہونے کی وجہ سے انکشاف علم ہو جائے.

نظر عقل کی تعریف: عقل کے ذریعے مقدمات کو ترتیب دینا.

سوال 48: حواس سلیمہ کی وضاحت کریں؟

جواب: حواس حاسۃ کی جمع ہے اس کا معنٰی قوت کے ہیں

حواس 05 ہیں سمع، بصر، شم، ذوق، لمس

سوال 49: حواس خمسہ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟

جواب: سمع کی تعریف: ایسی قوت جو کان کے سوراخ کے اندر بچھے ہوئے پٹھوں میں رکھی گئی ہے.

بصر کی تعریف: ایسی قوت جو ان دو کھوکھلے پٹھوں میں رکھی گئی ہے جو باہم دماغ میں ملے ہوئے ہیں

پھر وہ جدا ہو کر آنکھوں تک پہنچتے ہیں.
شم کی تعریف: ایسی قوت جو ان دو گوشت ٹکڑوں میں رکھی گئی ہے جو مقدم الدماغ میں اگتے ہیں اور وہ پستان کے سروں کے مشابہ ہوتے ہیں.
ذوق کی تعریف: ایسی قوت جو اس پڑھے میں رکھی گئی ہے جو جرم زبان پر پھیلی ہوئی ہے کہ ان کے ذریعے ذائقہ دار کا ادراک کیا جاتا ہے.
لمس کی تعریف: ایسی قوت جو تمام بدن میں پھیلی ہوئی ہے اور اس کے ذریعے گرم، ٹھنڈ، تر اور خشک کو پہچانا جاتا ہے۔
سوال 50: حواس خمسہ پر کیسے مطلع ہونگے؟
جواب: حواس خمسہ میں سے ہر ایک کے موضوع لہ پر مطلع ہونگے.
سوال 51: کیا ایک حاسہ کے ذریعے دوسرے حاسہ کا ادراک کیا جا سکتا ہے؟
جواب: اس میں اختلاف ہے
عند الفلاسفہ: ایک حاسہ کے ذریعے دوسرے حاسہ کا ادراک ممکن ہی نہیں ہے.
عند اھل سنت: ایک حاسہ کے ذریعے دوسرے حاسہ کا ادراک ممکن ہے کیونکہ حواس اسباب ہیں اور اسباب کو اللہ نے بنایا ہے تو جس حاسہ کو جس کیلیے استعمال کرنا رب چاہے اس کو استعمال کیا جا سکتا ہے.
سوال 52: خبر صادق کی تعریف ذکر کریں نیز خبر کی اقسام بھی بیان کریں؟
جواب: خبر صادق کی تعریف: جو واقع کے مطابق ہو.
خبر کی تعریف: خبر ایسا کلام ہے جس کی نسبت کیلیے کوئی خارج ہو.
خبر کی 02 قسمیں ہیں صدق اور کذب
وہ نسبت خارج کے مطابق ہو تو وہ صدق کہلاتا ہے اور اگر وہ نسبت خارج کے مطابق نہ ہو تو وہ

کذب کہلاتا ہے.

یہ خبر کے اوصاف میں سے ہیں.

ایسی نسبت تامہ کی خبر دینا جو واقع کے مطابق ہو تو وہ صدق کہلاتا ہے اور ایسی نسبت تامہ کی خبر دینا جو واقع کے مطابق نہ ہو تو وہ کذب کہلاتا ہے.

یہ مخبر کے اوصاف میں سے ہے.

سوال 53: خبر صادق کی اقسام بیان کریں؟

جواب: خبر صادق کی 02 قسمیں ہیں (01) خبر متواتر (02) خبر رسول

سوال 54: خبر متواتر کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب:

خبر متواتر کی تعریف: خبر کا ایسی قوم کی زبان پر جاری ہونا جن کا جھوٹ پر جمع ہونے کا تصور نہ کیا جاسکے.

خبر متواتر کا حکم: خبر متواتر علم ضروری کو ثابت کرتا ہے.

مثال؛ زمانہ ماضی میں پیچھے گزرے ہوئے بادشاہوں کی بادشاہت کا علم.

سوال 55: خبر متواتر کی علامت بیان کریں؟

جواب: خبر متواتر کی علامت یہ ہے کہ علم کا بغیر شبہ کے واقع ہونا

سوال 56: خبر متواتر کے حکم کے امر بیان کریں؟

جواب: خبر متواتر کے حکم کے 02 امر ہیں

(01) خبر متواتر سے علم یقین حاصل ہوتا ہے.

(02) خبر متواتر سے جو علم یقین حاصل ہوتا ہے وہ ضروری ہے استدلالی نہیں ہے.

سوال 57: آپ کا یہ کہنا خبر متواتر علم ضروری کو ثابت کرتا ہے یہ درست نہیں ہے کیونکہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی خبر سینکڑوں نصاریٰ نے دی ہے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین کے ہمیشہ ہونے کی خبر سینکڑوں یھودیوں نے دی ہے اس کے باوجود آپ لوگ خود خبر متواتر کے حکم پر عمل نہیں کرتے اور نصاری ویھودیوں کی خبر کو غلط قرار دیاہے؟

جواب: مذکورہ دونوں خبریں ہمیں تسلیم نہیں ہے کیونکہ خبر متواتر کی شروط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر دور میں راویوں کی تعداد کثیر ہو جبکہ دونوں خبروں کی ابتداء میں راوی بہت کم ہے نصاریٰ کی تعداد ابتداءً 04 تھی جبکہ یھودیوں کی تعداد ابتداءً 07 تھی لھذاراویوں کا کثیر نہ ہونے کی وجہ سے یہ خبر متواتر میں شمار نہیں کیاجائے گا.۔

سوال 58: آپ یہ کہنا کہ خبر متواتر یقین کا فائدہ دیتی ہے یہ درست نہیں ہے کیونکہ جب ہم جماعت کے ہر ہر فرد کے علم کا اعتبار کریں گے تو علم ظن ثابت ہو گا تو جب ہم ظن کو ظن کے ساتھ ملائیں گے تو تب بھی علم یقین حاصل نہیں ہو گا بلکہ علم ظن ہی حاصل ہو گا اسی طرح ایک شخص کا جھوٹ پوری جماعت کے جھوٹ کو مستلزم ہو گا تو ثابت ہوا کہ خبر متواتر علم یقینی کو ثابت نہیں کرتا؟

جواب: ہم یہ تسلیم ہی نہیں کرتے کہ ظن کو ظن کے ساتھ ملانے سے ظن ہی ثابت ہو گا کیونکہ بعض اوقات جماعت میں وہ طاقت ہوتی ہے جو ایک فرد میں واقع نہیں ہوتی جیسے بالوں سے بنائی گئی رسی تو طاقت ورہے لیکن ایک ایک بال قوی نہیں ہے.

سوال 59: خبر متواتر کی دوسری قسم بیان کریں؟

جواب:

خبر رسول کی تعریف: رسول کی خبر کو تائید حاصل ہو اور اس کی رسالت معجزہ سے ثابت ہو.

سوال 60: رسول کی تعریف ذکر کریں؟

جواب: رسول کی تعریف: ایسا انسان جس کو اللہ پاک نے مخلوق کی جانب احکام کی تبلیغ کیلیے

مبعوث فرمایا ہو.

سوال 61: نبی اور رسول کے مابین نسبت بیان کریں؟

جواب: مصنف نے فانہ اعم سے اس بات کو بیان کیا ہے کہ اس میں 04 احتمال ہیں (01) دونوں متساوی ہیں (02) دونوں متباین ہیں (03) رسول عام ہے کیونکہ رسول فرشتہ اور انسان دونوں ہوتا ہے (04) نبی عام ہے کیونکہ ہر نبی رسول تو ہوتا ہے لیکن ہر رسول نبی نہیں ہوتا.

سوال 62: معجزہ کی تعریف ذکر کریں؟

جواب: معجزہ کی تعریف: ایسا امر جو عادت جو پھاڑنے والا ہے.

سوال 63: خبر رسول کا حکم بیان کریں؟

جواب: خبر رسول علم استدلالی کو ثابت کرتا ہے۔

سوال 64: استدلالی کی تعریف ذکر کریں؟

جواب: چند قضیوں کو ملا کر نتیجہ تک پہنچنا۔

سوال 65: دلیل کی تعریفات بیان کریں؟

جواب: دلیل کی 03 تعریفیں ہیں

(01) جس میں نظر صحیح کے ذریعے مطلوب خبری کے علم تک پہنچنا ممکن ہو.

(02) قضایا کا وہ قول مؤلف جو اپنی ذات کی وجہ سے دوسرے قول کو مستلزم ہو.

(03) ایک شیٔ کے جاننے سے دوسری شیٔ کا جاننا لازم آئے۔

سوال 66: علم استدلالی سے علم یقینی کیسے حاصل ہوتا ہے؟

جواب: علم استدلالی سے علم یقینی اس بات پر یقین کرنے سے حاصل ہوتا ہے کہ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ معجزہ ظاہر فرماتا ہے دعوۂ رسالت میں اس کی تصدیق کرتے ہوئے تو وہ احکام کو لانے میں سچا ہوتا ہے اور جب وہ سچا ہو گا تو اس میں غور و فکر کرنے سے جو علم حاصل ہو گا وہ قطعی ہو گا.

سوال67: خبر رسول سے ثابت ہونے والا علم کس علم کے مشابہ ہوتا ہے؟

جواب: خبر رسول سے ثابت ہونے والا علم تیقن (رد کا احتمال نہ ہو) اور ثبات (مشکک کے شک کے سبب زوال کا احتمال نہ ہو) میں علم ضروری کے مشابہ ہوتا ہے.

سوال68: خبر رسول سے ثابت شدہ علم کی تعریف ذکر کریں؟

جواب: ایسا اعتقاد رکھنا جو اوصاف ثلثہ (واقع، جزم، ثبات) کے جامع ہو.

سوال 69: آپ نے کہا کہ خبر رسول سے جو علم حاصل ہو گا اس میں اعتقاد، جازم، ثابت ہونا ضروری ہے تو یہ صرف خبر متواتر میں پائی جاتی ہیں تو اس صورت میں قسیم اپنی قسیم ہی کی طرف لوٹ آئی گی جو کہ درست نہیں ہے.

جواب: علم یقینی اس بات میں حاصل ہوتا ہے کہ یہ خبر رسول ہے چاہے وہ سماعت کے سبب ہسے ہو یا تواتراً معلوم ہوا ہو. اور خبر واحد کا خبر رسول ہونے میں شبہ کی وجہ سے اسکا علم یقینی نہیں ہوتا.

سوال70: کسی خبر کا خبر رسول معلوم ہونا تواتراً یا سماعت کے ذریعے ہو گا تو اس سے تو علم ضروری ثابت ہوتا ہے جبکہ آپ کہتے ہو کہ علم استدلالی ثابت ہو گا؟

جواب: تواتراً میں علم ضروری کا ہونا یہ ہے کہ خبر رسول کا معلوم ہونا اور سماعت میں علم ضروری کا ہونا یہ ہے کہ الفاظ کا ادراک کرنا جبکہ علم استدلالی وہ خبر رسول کے مضمون کا جاننا ہے جیسے حدیث پاک میں ہے (البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر) اب اس میں یہ جاننا کہ یہ خبر رسول ہے یہ تواتراً سے معلوم ہوا ہے اور یہ جاننا کہ مدعی پر دلیل اور منکر قسم کھانا واجب ہے یہ علم استدلالی سے معلوم ہوا ہے۔

سوال 71: آپ کا خبر صادق کو 02 قسموں میں منحصر کرنا درست نہیں ہے کیونکہ خبر کلام اللہ سے بھی حاصل ہوتی ہے اس طرح فرشتہ کی خبر، اھل اجماع کی خبر؟

جواب: خبر حاصل کرنے سے مراد عام مخلوق کا علم حاصل کرنا مراد ہے۔

سوال 72: اسباب العلم کا تیسرا سبب بیان کریں؟

جواب: اسباب العلم کا تیسرا سبب عقل ہے۔

سوال 73: عقل، قوۃ، نفس، غریزۃ کی تعریفات بیان کریں؟

جواب:

عقل کی تعریف: عقل انسان کیلیے ایسی قوت ہے جس کے ذریعے علوم و ادراکات کا استعداد کیا جائے.

قوۃ کی تعریف: کیفیۃ بشئ یکون مبدا ٔ لفعلہ و تاثیرہ

نفس کی معنیٰ: نفس سے مراد روح ہے اور بدن روح کا آلہ ہے.

غریزۃ کی تعریف: لغوی؛ ایک شئ کو دوسری شئ میں داخل کرنا.

اصطلاحی؛ کل صفۃ وضعت بموصوفھا من اول الفطرۃ.

سوال 74: عقل کی 03 تعریفیں زیر قلم لے کر آئیں؟

جواب: عقل کی 03 تعریفات کی گئی ہیں

(01) عقل ایسی قوت ہے جس کے ذریعے تصورات و تصدیقات کے ادراک کی صلاحیت پیدا ہو.

(02) عقل ایسی طبعی قوت ہے جس کی وجہ سے سلامتی آلات کے وقت علم ضروری حاصل ہو جائے.

(03) عقل ایسا جوہر ہے جس کی وجہ سے غائبات کا واسطوں کے ذریعے ادراک کیا جائے اور محسوسات کا مشاہدات کے ذریعے ادراک کیا جائے.

سوال 75: مصنف نے عقل کیلیے بطور خاص فھو سبب للعلم کیوں کہا؟

جواب: مصنف نے عقل کیلیے بطور خاص فھو سبب للعلم اس لئے کہا کیونکہ اس میں سمنیہ اور ملاحدہ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر عقل سبب علم ہوتا تو عقلاء کا اس میں اختلاف نہ ہوتا.

سوال76: عقل سبب علم ہونے باوجود عقلاء کا اس میں اختلاف کیوں ہوتا ہے؟

جواب: عقلاء کا اختلاف فسادِ نظر کی وجہ سے ہوتا ہے.

سوال77: سمنیہ اور ملاحدہ کون ہیں؟

جواب: سمنیہ اور ملاحدہ یہ گروہ ہیں.

سمنیہ: یہ قوم بت پرستوں کی جماعت ہے

ملاحدہ: یہ ظاہراًرافضی اور باطناً کافر ہیں.

سوال78: آپ کا یہ کہنا درست نہیں کہ عقل مفید للعلم ہے کیونکہ ہم نے آپ کے قول فاسد کو اپنے قول فاسد کے ذریعے فاسد کر دیا ہے اور فاسد کا معارضہ فاسد کے ذریعے ہی کیا جاتا ہے؟

جواب: ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ عقل مفید للعلم ہے یا نہیں ہے اگر مفید ہے تو فاسد نہیں ہے اگر مفسد نہیں ہے تو معارضہ نہیں ہے. لھذا ہمارا قول درست ہے.

سوال79: عقل مفید للعلم تو یہاں کونسا علم مراد ہے علم ضروری تو یہ درست نہیں کیونکہ اس میں اختلاف نہیں ہوتا اگر علم نظری ہے تو بھی درست نہیں کیونکہ اس سے دور لازم آرہا ہے؟

جواب: یہاں علم نظری مراد لینا درست ہے اور آپ کا یہ کہنا کہ ضروری میں اختلاف نہیں ہوتا یہ بھی درست نہیں بلکہ اس میں اختلاف بھی ہوتا ہے کبھی تکبر کی وجہ سے اور کبھی ادراک میں کمی کی وجہ سے.

اور علم نظری مراد لینا بھی درست ہے کیونکہ یہ مخصوص نظر سے ثابت ہوتا ہے.

سوال80: علم ضروری اور علم اکتسابی کے مابین فرق بیان کریں؟

جواب: وہ علم جو عقل سے بدیھی طور پر ثابت ہو وہ علم ضروری ہے.

مثال؛ یہ جاننا کہ ہر شئ اپنے جزء سے بڑی ہوتی ہے.

اور وہ علم جو استدلال سے حاصل ہو وہ علم اکتسابی ہے.

سوال 81: حاصل بالکسب کیا ہے؟

جواب: حاصل بالکسب یہ علم اکتسابی کی وضاحت ہے

حاصل بالکسب کی تعریف: اسباب کو اختیار کے ساتھ استعمال کرنا.

مثال؛ عقل و نظر کو پھیرنا مقدمات میں استدلالیات، توجہ حاصل کرنا، باریک بینی.

سوال 82: اکتسابی اور استدلالی کے مابین فرق بیان کریں؟

جواب: اکتسابی استدلالی سے زیادہ عام ہے، ہر استدلالی اکتسابی تو ہوتا ہے لیکن ہر اکتسابی استدلالی ہو یہ ضروری نہیں.

سوال 83 : مصنف نے ضروری کو اکتسابی کا قسیم اور مد مقابل قرار دیا ہے تو دونوں اکتسابی و ضروری کیسے جمع ہو سکتے ہیں؟

جواب: علم ضروری جب اکتسابی کے مقابلے میں رکھا جاتا ہے تو اس کا معنیٰ ہو گا (جس کا حصول مخلوق کی قدرت میں نہ ہو)) اور علم ضروری کو استدلالی کے مقابلے میں رکھا جاتا ہے تو اس کا معنیٰ ہو گا (وہ علم جو دلیل میں نظر و فکر کے بغیر حاصل ہو)

سوال 84: علم کی اقسام بیان کریں؟

جواب: علم کی 02 قسمیں ہیں 01 ضروری وہ علم جو انسان کے دل میں بغیر کسب کے اللہ پاک پیدا فرماتا ہے.

مثال؛ اپنے وجود کا علم

02 اکتسابی وہ علم جو انسان کے دل میں کسب کے ساتھ اللہ پاک پیدا فرماتا ہے؛ اور کسب وہ اسباب کو اختیار کرتا ہے اور اسباب 03 ہیں حواس سلیمہ، خبر صادق، عقل

سوال 85: نظر عقل سے حاصل علم کی اقسام بیان کریں؟

جواب: نظر عقل سے حاصل علم کی 02 اقسام ہیں 01 ضروری وہ علم جو بغیر غور و فکر کے اول نظر سے ہی حاصل ہوتا ہے 02 استدلالی وہ علم جس میں غور و فکر کی حاجت ہو.

سوال 86: آپ کا اسباب العلم کو 03 میں منحصر کرنا درست نہیں کیونکہ الھام بھی ایک سبب ہے؟

جواب: اھل حق کے نزدیک الھام سبب علم نہیں ہے لیکن بعض صوفیاء اور اھل تشیع کے نزدیک الھام سبب علم ہے.

سوال 87: الھام کی تفسیر کس سے کی گئی ہے؟

جواب: الھام کی تفسیر؛ بطریقہ فیض دل میں معنی کو ڈالنا.

سوال 88: مصنف نے الھام کیلیے کہا لیس من اسباب المعرفت یہاں اسباب العلم کیوں نہیں کہا؟

جواب: تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اھل حق کے نزدیک علم اور معرفت دونوں مترادف ہیں ہاں! مناطقہ کے نزدیک علم مرکبات و کلیات اور معرفت بسائط و جزئیات کے ساتھ خاص ہے.

سوال 89: آپ کا یہ کہنا الھام علم کا سبب نہیں یہ قول درست نہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ الھام ہی اصل علم ہے؟

جواب: الھام کا سبب علم نہ ہونے سے مراد عام مخلوق کیلیے سبب علم نہیں ہے جبکہ جس کو الھام ہوتا ہے اس کیلیے حجت ہوتا ہے.

سوال 90: آپ کا اسباب العلم کو 03 میں منحصر کرنا درست نہیں کیونکہ خبر واحد اور مجتھد علم کا سبب ہیں؟

جواب: یہاں علم سے مراد مطلق علم نہیں بلکہ اعتقاد ثابت جازم مطابق مراد ہے اور خبر واحد سے یہ علم نہیں بلکہ علم ظن ثابت ہوتا ہے اور مجتھد کی تقلید اگرچہ اعتقاد کا فایدہ دیتی ہے لیکن وہ تشکیک مشکک سے زائل ہو جاتی ہے.

سوال 91: مجتھد کی تعریف بیان کریں؟

جواب: مجتھد کی تعریف: وہ شخص جو احکام شرعیہ کا قرآن و حدیث و اجماع و قیاس سے استنباط کرنے پر قادر ہو.

سوال 92:عالم کی تعریف لکھیں؟
جواب:عالم کی تعریف:ماسوی اللہ کو عالم کہا جاتا ہے.

سوال 93:عالم قدیم ہے یا حادث؟
جواب:عالم اپنے تمام اجزاء کے ساتھ حادث ہے.

سوال 94: محدث کا معنی بیان کریں؟
جواب:عدم سے وجود کی طرف نکالنا.

سوال 95:عالم کے بارے مین فلاسفہ کا مؤقف بیان کریں؟
جواب: فلاسفہ کا مؤقف: اجسام فلکیہ (کوکب، شمس وغیرہ) اپنے مادہ سمیت قدیم ہیں یعنی اجسام کی صور شخصیہ تو حادث ہیں لیکن صور نوعیہ قدیم ہیں
صور نوعیہ کا معنٰی:ان کا مادہ کبھی کسی صورت سے خالی نہیں ہوا.

سوال 96: آپ نے فلسفہ پر بہتان باندھا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ عالم قدیم حالانکہ ان کا مذہب عالم کے حادث ہونے کا ہے؟
جواب: فلاسفہ کہتے ہیں کہ عالم قدیم بالزت ہے اور حادث بالزمان ہے جبکہ ہمارا قول عالم حادث بالزمان ہونے کا ہے.

سوال 97:عالم کے جمیع اجزاء کے ساتھ حادث ہونے پر دلیل بیان کریں؟

جواب: اس لئے کہ عالم اعیان و اعراض ہے تو جب وہ حادث ہیں تو عالم بھی حادث ہے.

سوال98: اعیان و اعراض کی تعریف کریں؟
جواب: اعیان کی تعریف: وہ ممکن جس کا قیام بالذات ہو.
اعراض کی تعریف: وہ ممکن جس کا قیام بالغیر ہو.

سوال99: متکلمین کے نزدیک قیام بالذات و قیام بالغیر کا معنی بیان کریں؟
جواب: قیام بالذات کا معنیٰ؛ شئ ممکن کا تحیز اور اور اس کا کسی جگہ کو پُر کرنا اس شئ کا خود ذاتی فعل ہو شئ آخر کے تحیز کے تابع نہ ہو.
قیام بالغیر کا معنی: شئ ممکن کا تحیز اس جوہر کے تابع ہو جو اس کا موضوع اور محل ہے.

سوال100: مصنف نے موضوع کی تفسیر محل کے ساتھ کیوں کی؟
جواب: تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ موضوع اور محل مترادف ہیں.

سوال 101: فلاسفہ کے نزدیک قیام بالذات و قیام بالغیر کا معنی بیان کریں؟
جواب: قیام بالذات کا معنی: جو اپنے وجود میں محل کا محتاج نہ ہو.
قیام بالغیر کا معنی: دو اشیاء کے مابین ایسا اختصاص ہو کہ اول کو موصوف اور ثانی کو صفت بنایا جائے.

سوال102: اعیان کی اقسام بیان کریں؟
جواب: اعیان کی 02 قسمیں ہیں (01) عین مرکب (02) عین غیر مرکب

عین مرکب کو جسم کہا جاتا ہے.

سوال 103: جسم کی ترکیب کتنے اجزاء سے ہوتی ہے؟

جواب: اس میں 03 مؤقف ہیں

01 (جمھور اشاعرہ) جسم کی ترکیب کیلیے دو جزؤوں کا ہونا ضروری ہے

02 جسم کی ترکیب کیلیے 03 اجزاء کا ہونا ضروری ہے (ابعاد ثلثہ)

03 جسم کی ترکیب کیلیے 08 اجزاء کا ہونا ضروری ہے

سوال 104: اشاعرہ کے نزدیک جسم کی ترکیب کیلیے 03 اجزاء کا ہونا ضروری ہے اس پر دلیل بیان کریں؟

جواب: دلیل؛ جب دو جسم جو مساوی الاجزاء ہوں پھر ان میں سے کسی ایک جسم پر ایک جزء زائد کر دیا جائے تو اس جسم کے بارے میں کہا جائے گا ھذا جسم من آخر تو محض ایک جزء کا اضافہ ہی اس بات کی دلیل ہے کہ جسم کی ترکیب کیلیے دو اجزاء کا ہونا کافی ہے.

سوال 105: اشاعرہ کی دلیل کا رد بیان کریں؟

جواب: اشاعرہ کی دلیل کا رد؛ جسم اجسام سے نہیں بلکہ جسامت سے مشتق ہے تو ھذا جسم من آخر کا معنیٰ ہو گا یہ جسم دوسرے جسم سے مقدار میں زیادہ ہے.

سوال 106: عین کی قسم ثانی کی وضاحت کریں؟

جواب: عین کی دوسری قسم غیر مرکب ہے یعنی جوہر (وہ عین جو تقسیم کو قبول نہ کرے) ہے.

اور جب جوہر سے مراد ہر فرد ہو تو جوہر سے مراد جزء لا یتجزأ ہو گا.

سوال 107: مصنف نے وھوالجوھر کی جگہ کالجوھر کیوں کہا؟

جواب: اگر مصنف وھوالجوھر کہہ دیتے تو عین غیر مرکب جزء لا یتجزأ میں منحصر ہو جاتا پھر حکماء کی طرف سے مزید سوالات آتے تو اعتراضات سے بچنے کیلیے کالجوھر کہہ دیا.

سوال 108: ھیولی، عقول، نفوس مجردہ کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب:

ھیولی: وہ مادہ جو مختلف صورتیں اور شکلیں اختیار کر لیتا ہے لیکن اس کے مادہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی.

عقول: اس سے مراد عقول عشرہ ہیں.

نفوس مجردہ: نفس کا اطلاق روح پر ہوتا ہے.

سوال 109: فلاسفہ کا جزء لا یتجزأ ہے بارے میں مؤقف اور اس پر دلیل بیان کریں؟

جواب: فلاسفہ جزء لا یتجزأ کو نہیں مانتے بلکہ ان کا مذہب یہ ہے کہ جسم ھیولی اور صورت جسمیہ سے مرکب ہے.

دلیل: جب ہم دو جزؤں کے مابین ایک جزء فرض فرض کریں گے تو درمیانے جزء کی 2 صورتیں ہونگی یا دونوں جزء کے اتصال کے مانع ہو گا یا نہیں.

سوال110: جزءلا یتجزأ کے اثبات پر دلیل بیان کریں؟
جواب: جب کرہ حقیقی کو سطح حقیقی پر رکھا جائے تو اس کرہ کا اتصال سطح حقیقی کے ساتھ ناقابل جزء سے ہو گا اور وہی جزءلا یتجزأ ہے.

سوال 111: جزءلا یتجزأ کے اثبات پر مشائخ کی دلیل بیان کریں؟
جواب: فلاسفہ کے یہاں ہر عین غیر متناہی تقسیم کو قبول کرتا ہے تو پھر اس صورت میں رائی کا دانہ پہاڑ سے چھوٹا نہیں ہو گا اس لئے کہ جب رائی کا دانہ اور پہاڑ غیر متناہی تقسیم کو قبول کرتے ہیں تو ان کے اجزاء بھی غیر متناہی ہونگے.

سوال112: شارح نے مشائخ کے دلائل پر کیا تبصرہ کیا ہے؟
جواب: مشائخ ذکر کردہ دلائل انتہائی ضعیف ہیں.

سوال113: شارح نے فلاسفہ کے دلائل پر کیا تبصرہ کیا ہے؟
جواب: شارح کہتے ہیں کہ جس طرح مشائخ کے دلائل کمزور ہیں اسی طرح فلاسفہ کے دلائل بھی کمزور ہیں.

سوال114: فلاسفہ اور مشائخ کا جو اختلاف جزءلا یتجزأ کے اثبات وابطال پر کیا اس کا کوئی فائدہ ہے ؟
جواب: جی ہاں! اور یہاں متکلمین نے فلاسفہ کو شکست دی ہے تو اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ فلاسفہ کے

ایسے مسائل سے نجات مل جائے گی جس شریعت کے خلاف ہیں.

سوال 115: عرض کی تعریف بیان کریں اور جو اختلاف ہے اسے بھی بیان کریں؟

جواب:
متکلمین کے نزدیک عرض کی تعریف: ایسا ممکن جو بذات خود قائم نہ ہو بلکہ اپنے غیر کے ساتھ قائم ہو.
فلاسفہ کے نزدیک: ایک شئ کا دوسری شئ کے ساتھ اس طرح خاص ہونا کہ ایک نعت اور دوسری منعوت بن جائے.
بعض لوگوں ں کے نزدیک: جس کا تصور بغیر محل کے ممکن نہ ہو.

سوال 116: عرض کی تعریف جو بعض لوگوں کے نزدیک اس کا رد بیان کریں؟
جواب: عرض کی تعریف جو بعض لوگوں کے نزدیک ہے وہ جامع مانع نہیں ہے کیونکہ یہ اعراض نسبیہ پر تو صادق آرہی ہے لیکن اعراض غیر نسبیہ پر صادق نہیں آرہی.

سوال 117: مصنف عبارت میں ویحدث في الأجسام والجواهر کیوں لے کر آئے؟
جواب: بعض لوگ کہتے ہیں یہ عبارت عرض کی تعریف کا حصہ ہے تاکہ صفات باری تعالیٰ عرض کی تعریف سے خارج ہو جائیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ صفات باری تعالیٰ تعریف میں لفظ ما سے ہی خارج ہو گئیں تھی اور یہ عبارت عرض کا حکم ہے.

سوال 118: اعراض کے حادث ہونے پر دلیل بیان کریں؟

جواب: اعراض کا حادث ہونا 02 اعتبار سے حاصل ہوتا ہے (01) مشاہدہ سے عرض کا حادث ہونا ثابت ہوتا ہے

مثال؛ جب کوئی شئ ساکن ہوتی ہے تو اس کو حرکت سے خالی پایا لیکن جیسے ہی اس نے حرکت کی وہ شئ ساکن سے حرکت میں آگئی.

(02) دلیل سے عرض کا حادث ہونا ثابت ہوتا ہے اور وہ دلیل عدم کا طاری ہونا ہے.

مثال؛ روشنی کی موجودگی میں اندھیرے کا طاری ہونا.

سوال 119: قدم اور عدم کے مابین منافات کی دلیل بیان کریں؟

جواب: قدم یا تو واجب لذاتہ ہوگا یا ممکن لذاتہ ہوگا اگر واجب لذاتہ ہے تو اس پر عدم کا نہ آنا ظاہر ہے اگر ممکن لذاتہ تو یہ ممکن کسی علت کا محتاج ہوگا اور وہ علت بھی ایک ممکن ہے اور ممکن مراد لینا درست نہیں کیونکہ اس سے دور لازم آئے گا.

سوال 120: اعیان کے حدوث کی دلیل بیان کریں؟

جواب: اعیان حادث ہیں اس لئے کہ اعیان حوادث سے خالی نہیں ہوتے اور جو چیز حوادث سے خالی نہ ہو وہ حادث ہوتی ہے لھذا اعیان حادث ہیں.

سوال 121: اعیان حوادث سے خالی کیوں نہیں ہوتے؟

جواب: اعیان حوادث سے خالی اس لئے نہیں ہوتے کیونکہ اعیان حرکت و سکون سے خالی نہیں ہوتے اور اعیان کے ساتھ قائم ہوتے ہیں تو ثابت ہوا کہ اعیان بھی حادث ہیں.

سوال 122: اعیان حرکت وسکون سے خالی کیوں نہیں ہوتے؟
جواب: جس حیز میں جسم موجود ہو تو اگر سابقہ زمانہ میں اس کا مکان ہو تو ساکن کہلاتی ہے اور اگر سابقہ زمانہ میں دوسرے مکان میں ہو تو وہ حرکت کہلاتی ہے تو معلوم کہ اعیان حرکت وسکون سے خالی نہیں ہوتے.

سوال 123: آپ کا یہ کہنا درست نہیں کہ اعیان حرکت وسکون سے خالی نہیں ہوتے کیونکہ بعض اعراض ایسے ہیں جو نہ حرکت میں ہوتے ہیں اور نہ ہی سکون میں ہوتے ہیں؟
جواب: مذکورہ کلام ہمارا مقصود نہیں تھا بلکہ ہمارا مقصود اعیان کو ثابت کرنا تھا اور آپ نے اس کا اقرار کرلیا ہے.

سوال 124: حرکت وسکون کے حادث ہونے پر دلائل بیان کریں؟
جواب: اس پر چند دلائل ہیں.
(01) ان کا تعلق اعراض سے ہے تو جب اعراض حادث ہیں تو ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے بھی حادث ہیں.
(02) حرکت کے حدوث پر دلیل: حرکت مسبوق بالغیر کا تقاضا کرتی ہے کیونکہ حرکت منتقل ہوتی ہے تو پہلی حالت کے اعتبار سے سابق اور دوسری حالت کے اعتبار سے مسبوق ہے.

سوال 125: عالم کو پیدا کرنے والا کون ہے؟
جواب علم کو پیدا کرنے والا اللہ پاک ہے.

سوال126: واجب الوجود کی وضاحت کریں؟

جواب: وہ ذات جس کا وجود خود سے ہو، وہ کسی شئ کا محتاج نہیں ہے، اگر ہم اللہ کی ذات کو واجب الوجود نہیں بلکہ جائز الوجود جانیں تو وہ عالم میں شمار کیا جائے گا.